عہدہ داروں اور کالج کے پرنسپل نے اس کونشن کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

۲۸۔ دسمبر کو کنونشن ختم ہوگیا، تو انجمن کے فاضل سکریٹری کی درخواست پر مہاراشٹر کالج کے قریب ہی لڑکیوں کے ایک ہائی سکول میں ۲۹ ر کو شام کے چار بجے راقم الحروف نے۔ "اسلام میں عورتوں کے حقوق اور فرائض" پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اگرچہ یہ زمانہ تعطیلات کا تھا۔ مگر پھر بھی طالبات اور معلمات اور کچھ مقامی خواتین کا ایک اچھا خاصا اجتماع تھا۔ پہلے محترمہ پرنسپل نے مقرر کے خیر مقدم میں تقریر کی اس کے بعد مولانا ظل الرحمٰن صاحب نے اپنی تقریر میں انجمن اور اس کے کارناموں کا تعارف کرایا۔ اور پھر راقم الحروف کی باری آئی طالبات اور دوسری خواتین سب کے چہرہ بشرہ سے اسلامی شرم و حیا۔ سادگی اور بھولے پن کا رنگ صاف نمایاں تھا۔

بمبئی کی اس ایک انجمن کے کارناموں کا یہ مختصر تذکرہ سننے کے بعد شمالی ہند کے مسلمانوں کو بتانا چاہیے کہ یہاں بھی تو آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس اور دوسری انجمنیں قائم ہیں انھوں نے تقسیم کے بعد سے اب تک کتنے کالج کتنے ہائی سکول۔ کتنے صنعتی تعلیم کے ادارے کتنے نرسیریز، اور کتنے یتیم خانے قائم کئے ہیں؟ کوئی نیا کالج اور نیا ہائی سکول قائم کرنا تو بڑی بات ہے تقسیم سے پہلے سے جو اسلامیہ کالج اور اسکول چلے آرہے ہیں آج خود ان کا کیا حال ہے؟ کیا موجودہ زمانہ کی ضرورتوں اور تقاضوں کے مطابق ان کو ترقی یافتہ درس گاہیں کہا جاسکتا ہے اور کیا وہ فنڈ کی کمی کا شکار نہیں ہیں؟

تو بخویشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری
بخدا کہ واجب آمد زتو احتراز کردن